!

الجواب حامداً ومصلّیاً ومسلّماً

واضح رہے کہ ہر انسان کی ذمہ داری الگ ہے ، اور ایک شخص کا اپنے فرائض میں کوتاہی کے بعد اس کی ذمہ داری دوسرے کے سر ڈالنا عقلاً وشرعاً دونوں طرح درست نہیں ۔اور صورتِ مسئولہ میں ابتداءً مکمل چھان بین کے بغیر بھائی کے نکاح کروانا اور بھائی کو بھی خود چھان بین کرنے اور دیکھنے سے روکنا آپ لوگوں کا غلط اقدام تھا۔ اس پر آپ لوگوں کو بھائی سے معافی بھی مانگنی چاہیے ، اور اللہ تعالیٰ سے توبہ واستغفار بھی کرنا چاہیے ۔لیکن نکاح ہوجانے کے بعد مذکورہ خاتون کی نگرانی اوراس کو درست رکھنے کی ذمہ داری آپ لوگوں پر نہیں ، بلکہ اس کے شوہر پر ہے ۔ لہٰذا اس معاملے میں آپ کے بھائی کا آپ لوگوں کو قصوروار ٹھہرانادرست نہیں ، بلکہ اس کے ذمہ لازم ہے کہ اپنی بیوی کی اصلاح کی حتی الامکان کوشش کرے ، اور اس کے حقوق کا بھی مکمل خیال رکھے ۔ نبی کریم ﷺنے عورتوں کی قابلِ برداشت غلطیوں کو برداشت کرتے ہوئے ان کے ساتھ نباہ کرنے کی ترغیب دی ہے ۔

صحيح البخاري (7 / 26):

حدثنا إسحاق بن نصر، حدثنا حسين الجعفي، عن زائدة، عن ميسرة، عن أبي حازم، عن أبي هريرة، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: «من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يؤذي جاره، واستوصوا بالنساء خيرا، فإنهن خلقن من ضلع، وإن أعوج شيء في الضلع أعلاه، فإن ذهبت تقيمه كسرته، وإن تركته لم يزل أعوج، فاستوصوا بالنساء خيرا».

واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم

محمد مغیرہ کان اللہ لہٗ

دار الافتاء ۔جامعہ اشرفیہ ۔لاہور

۱۱،رمضان المبارک۱۴۳۴؁ھ ۲۱،جولائی ۲۰۱۳؁ء